ماہنامہ

انصار اللہ

22 اکتوبر 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب پارلیمنٹ ہاؤس برطانیہ میں ہوئی۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اس تقریب میں بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر معززین سے بصیرت افروز خطاب فرمایا

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

نومبر 2008ء
نبوت 1387ہش

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

نبوت 1387 ہش نومبر 2008ء
جلد ---------------- 49
شمارہ ---------------- 11
فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631
ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین
رياض محمود باجوه
صفدر نذير گولیکی
محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد
مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
شرح چندہ: پاکستان
سالانہ .... ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ .... 10 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2
القرآن 3
حدیث نبویؐ 4
عربی منظوم کلام 5
فارسی منظوم کلام 6
اردو منظوم کلام 7
کلام الامام 8
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 9
خلفائے احمدیت کا کارواں 11-14
مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ
حضرت مسیح موعودؑ کس طرح کی جماعت چاہتے تھے 15-18
مرتبہ: مکرم عبدالعزیز صاحب سرگودھا
بیالیسواں جلسہ سالانہ برطانیہ 19-23
تحریر و ترتیب: مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ
خلافت جوبلی 1939ء (نظم) 24
حضرت مصلح موعود کے ساتھ وابستہ دلنشین یادیں 25-32
مرتبہ: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ
خلافت درحقیقت اک نظام آسمانی ہے (نظم) 33
کلام: مکرم سید ادریس احمد عاجز صاحب عظیم آبادی
ہم ہیں جام و سبو کی طرف (نظم) 34
کلام: مکرم چوہدری محمد علی صاحب
اخبار مجالس 35-38
مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب
تقریبات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بیرون از پاکستان 39-40

اداریہ

ایک خاص دعا کے ورد کی الٰہی تحریک

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 7 دسمبر 1902ء کو نماز ظہر کے وقت (بیت) میں اپنی اس رؤیا کا ذکر فرمایا جس میں درج ذیل دعا القاء ہوئی اور نماز مغرب کے بعد نماز میں دعا کے طور پر پڑھنے کی خصوصی تحریک فرمائی:

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

☆ 10 دسمبر کو مغرب و عشاء کے درمیان حضرت صاحب نے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پوچھنے پر فرمایا کہ جمع متکلم کے صیغہ سے پڑھنے میں بھی حرج نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 264و 269)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 4 ر اکتوبر 1968ء کو اس دعا کو پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ایک رؤیا کے نتیجہ میں اپنے 30 مئی 1986ء کے خطبہ جمعہ میں بکثرت یہ دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ایک حالیہ رؤیا کے نتیجہ میں اپنے 3 ر اکتوبر 2008ء کے خطبہ جمعہ میں یہ دعا پڑھنے کی تاکید و تحریک فرمائی۔

قارئین کرام! اس دعا کے آزمودہ اور مجرب نسخہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اس دعا کا ورد بہت زیادہ اور کثرت سے کرتے رہیں تا اللہ تعالیٰ پیاری جماعت احمدیہ کو اپنی حفاظت اور رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہماری سپر ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

☆☆☆

القرآن

توکّل علی اللہ

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا
سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۳﴾

(سورہ ابراہیم:13)

ترجمہ:

اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر توکّل نہ کریں جب کہ اس نے ہماری راہوں کی طرف (خود) ہمیں ہدایت دی ہے۔ اور ہم یقیناً اس پر صبر کریں گے جو تم ہمیں تکلیف پہنچاؤ گے اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ توکّل کرنے والے توکّل کریں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

بہترین ورثہ

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ مَا یَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِہٖ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ وَ صَدَقَۃٌ تَجْرِیْ یَبْلُغُہٗ اَجْرُھَا وَ عِلْمٌ یُعْمَلُ بِہٖ بَعْدَہٗ

(ابن ماجہ باب ثواب معلم الناس)

ترجمہ۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا گو ہو۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اُس کے بعد والے عمل کرتے رہیں۔

☆☆☆

عربی منظوم کلام

اَنِرْنِیْ بِنُوْرِکَ یَامَلَاذِیْ وَ مَلْجَأِیْ

وَکَیْفَ اَظُنُّ زَوَالَ حُبِّکَ طَرْفَةً
وَیَأْطِرُ قَلْبِیْ حُبُّکَ الْمُتَکَثِّرِ

اور میں تیری محبت کے زوال کا ایک لحظہ کے لئے بھی کیسے گمان کر سکتا ہوں جبکہ تیری بہت بڑی محبت میرے دل کو (تیری طرف) جھکا رہی ہے

وَجَدْتُ السَّعَادَةَ کُلَّهَا فِیْ اِطَاعَةٍ
فَوَفِّقْ لِاٰخَرِمِنْ خُلُوْصٍ وَّیَسِّرِ

اے خدا! میں نے ساری کی ساری خوش بختی اطاعت میں پائی ہے۔ پس دوسروں کو بھی خلوص کی توفیق دے اور آسانی پیدا کر

وَمِنْ قَبْلِ هٰذَا کُنْتَ تَسْمَعُ دَعْوَتِیْ
وَقَدْ کُنْتَ فِی الْمِضْمَارِ تُرْسِیْ وَ مَأْزَرِیْ

اور اس سے پہلے تو میری دعائیں سنتا رہا ہے اور تو میدان میں میری ڈھال اور پناہ بنا رہا ہے

اِلٰهِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰهِیْ اَمِدَّنِیْ
وَبَشِّرْ بِمَقْصُوْدِیْ حَنَانًا وَّ خَبِّرِ

اے میرے خدا! میری فریاد رسی کر۔ اے میرے خدا! میری مدد کر اور مہربانی سے میرے مقصود کی بشارت دے اور آگاہ کر

اَنِرْنِی بِنُوْرِکَ یَامَلَاذِیْ وَ مَلْجَأِیْ
نَعُوْذُ بِوَجْهِکَ مِنْ ظَلَامٍ مُّدَعْثِرِ

مجھے اپنے نور سے منور کر دے۔ اے میرے ملجاء و ماوٰی! ہم تیری ذات کی پناہ لیتے ہیں چھا جانے والی تاریکی سے

وَاِنَّکَ مَوْلٰی رَاحِمٌ ذُوْکَرَامَةٍ
فَبَعِّدْ عَنِ الْغِلْمَانِ یَوْمَ التَّشَوُّرِ

اور یقیناً تو رحم کرنے والا آقا اور صاحب کرم ہے سو تو اپنے غلاموں سے شرمندگی کے دن کو دور کر دے

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 234-235)

فارسی منظوم کلام

بغیرِ او چساں بندم دلِ خویش

سخن نزدم مراں از شہر یارے
کہ ہستم بردرے اُمّید وارے

میرے سامنے کسی بادشاہ کا ذکر نہ کر کیونکہ میں تو ایک اور دروازہ پر امیدوار پڑا ہوں

خداوند یکہ جان بخش جہان ست
بدیع و خالق و پروردگارے

وہ خدا جو دنیا کو زندگی بخشنے والا ہے اور بدیع اور خالق اور پروردگار ہے

کریم و قادر و مشکل کشائے
رحیم و محسن و حاجت برارے

کریم و قادر ہے اور مشکل کشا ہے رحیم ہے محسن ہے اور حاجت روا ہے

فتادم بردرش زیر آنکہ گویند
برآید درجہاں کارے ز کارے

میں اُس کے دروازہ پر آپڑا ہوں کیونکہ مثل مشہور ہے کہ دنیا میں ایک کام میں سے دوسرا کام نکل آتا ہے

چو آں یار وفادار آیدم یاد
فراموشم شود ہر خویش و یارے

جب وہ یار وفادار مجھے یاد آتا ہے تو ہر رشتہ دار اور دوست مجھے بھول جاتا ہے

بغیرِ اوچساں بندم دلِ خویش
کہ بے رویش نے آید قرارے

میں اُسے چھوڑ کر کسی اور سے کس طرح دل لگاؤں کہ بغیر اُس کے مجھے چین نہیں آتا

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 242)

اردو منظوم کلام

دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا

تیرے آگے محو یا اثبات ناممکن نہیں
جوڑنا یا توڑنا یہ کام تیرے اختیار

ٹوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اِک دم میں کر دے تار تار

تو ہی بگڑی کو بنا دے توڑ دے جب بن چکا
تیرے بھیدوں کو نہ پاوے سَو کرے کوئی بچار

جب کوئی دل ظلمتِ عصیاں میں ہووے مُبتلا
تیرے بِن روشن نہ ہووے گو چڑھے سُورج ہزار

اِس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سُود ہے
اِک تری قیدِ محبت ہے جو کردے رستگار

دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دِل ہے کیا
دِل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفئ وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اِس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

تیرے مُنہ کی بُھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
اے مرے فردوسِ اعلیٰ اب گرا مجھ پر ثمار

اے خدا اے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا
اے مرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار

باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار

تیرے بِن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

(درثمین اردو صفحہ 138 مطبوعہ رقیم پریس لندن)

کلام الامام

خدا شناسی کا گُر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینانِ قلب حاصل ہو جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پُھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دُنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب کا سلسلہ دیکھو۔ کس قدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دُکھ اٹھاتے رہے۔ مکّہ والوں کے دُکھ اُٹھاتے اُٹھاتے طائف گئے اور وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے۔ پھر اور کوئی شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرے؟

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے۔ وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے۔ **وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** (العنکبوت: 70) اس سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ پُھونک مار کر کچھ بنا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ ایسے لوگ جو شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ مُشتِ خاک ہو کر ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں۔ اصل راہ اور گُر خدا شناسی کا دُعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دُعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے۔ اس وقت تک بابِ رحمت نہیں کُھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا۔ بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہئے جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 240 تا 241)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نظام وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جب وصیت کا نظام شروع کیا اُس وقت 1905ء میں آپ نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ناقل) یہ رسالہ لکھا تھا اور اس کو لکھنے کی وجہ یہ فرمائی تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میرا وقت قریب ہے اور اب ایک تو نظام خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا جو میرے بعد میرے کاموں کی تکمیل کرے گا اور دوسرا اس سلسلہ کو چلانے کے لئے ایسے مخلصین جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے جو روحانیت کے بھی اعلیٰ معیار تک پہنچنے والے ہوں گے اور مالی قربانی کو بھی اعلیٰ معیار تک پہنچانے والے ہوں گے۔اور ایسے مخلصین جو ہوں گے اُن کی انفرادیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہشتی قرار دیا ہے اور اس وجہ سے اُن کا ایک علیحدہ قبرستان بھی ہوگا جہاں اُن کی تدفین ہوگی۔اس لئے بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔

پس یہ وہ نظام ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے۔یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے۔اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس قدر فکر سے اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔

اس نظام کی برکت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیار کی شرائط کو پورا کر سکیں تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے۔

خلافتِ احمدیہ کی سوسالہ جوبلی اور اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر نذرانہ

اس نظام کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ ایک سو سال ہو جائیں گے۔جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ

1905ء میں آپ نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ آپ نے جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے...... ملتے رہیں گے اور ضرور ملتے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے۔ لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے۔ جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سَو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سَو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہر حال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں، رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا۔ لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں یہ خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہو گا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔ اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجا لانے والے ہیں۔"

(نظام وصیت، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ صفحہ 198 تا 200)

☆ ☆ ☆

خلفائے احمدیت کا کارواں

(تحریر: مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ)

رحمت و برکت کا سائبان   پیار و محبت کا بحرِ بیکراں

نظام خلافت کی ان گنت نعمتوں میں سے ایک نہایت ہی پیاری نعمت خلیفۂ وقت کا وجود ہے جو ساری جماعت کے لئے ہر وقت دعائیں کرتا ہے، جو ہر دکھ درد میں ان کا سہارا بنتا ہے اور ان کی ہر خوشی میں برابر شریک ہوتا ہے۔ خلیفہ کا بابرکت وجود احباب جماعت کے لئے ایک شفیق باپ کی طرح ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ خلفائے احمدیت ہمیشہ یہی فرماتے رہے ہیں کہ ''خلیفہ اور جماعت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔'' اسی لئے ہر احمدی یہ سمجھتا ہے کہ حضرت صاحب سب سے زیادہ تعلق خاطر کا اظہار مجھ سے ہی فرماتے ہیں۔ خلیفہ کا پاک اور مطہر وجود جس سے تعلق جوڑ لیتا ہے وہ تقویٰ کے رنگ میں رنگین ہوتا چلا جاتا ہے۔ آج خدا کے فضل سے خلافت کے سائبان کی چھاؤں سے ایک جہان فیض یاب ہو رہا ہے۔ خلیفۂ وقت کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے سے نیز ان کی زیارت اور ملاقات کرنے سے انسان کے اندر ایک غیر معمولی پاک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ الغرض جسے ایک بار خلیفۂ وقت کے پیار و محبت کا ادراک ہو جائے وہ کبھی خواب میں بھی جدائی کا نہیں سوچ سکتا۔ ان کی شفقت اور پیار کا حسین احساس اک دعا کا روپ دھار لیتا ہے۔

نوروں نہلائے ہوئے قامتِ گلزار کے پاس   اک عجب چھاؤں میں بیٹھے رہے ہم یار کے پاس
یونہی دیدار سے بھرتا رہے کاسۂ دل   یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم

حضرت مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانے کا واقعہ ہے کہ چوہدری حاکم دین صاحب جو بورڈنگ ہاؤس کے ملازم تھے۔ ان کی بیوی پہلے بچے کی ولادت کے وقت تکلیف میں تھی۔ حاکم دین صاحب نے حضرت صاحب سے زچگی کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضور فوراً اٹھے اندر سے جا کر کھجور لائے اور اس پر دعا پڑھ کے دے دی اور فرمایا اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع کر دیں۔ چوہدری حاکم دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ کھجور کھلانے کے تھوڑی دیر بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی کی ولادت ہوئی۔ رات بہت دیر ہو چکی تھی اس لئے حضور کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ نماز فجر میں حاضر ہو کر حضور کو ولادت کی اطلاع دی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ ''میاں حاکم دین! بچی کی ولادت کے بعد تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے مجھے بھی اطلاع کر دیتے تو میں بھی سو جاتا میں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے

دعا کرتا رہا۔‘‘

چوہدری حاکم دین صاحب یہ واقعہ بیان کر کے بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے کہ ’’کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم‘‘ (بحوالہ نظامِ خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ 28-29)

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود کا اپنی جماعت سے دلی لگاؤ اور شفقت کا اظہار آپ ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

تمہارے لئے ایک شخص محبت رکھنے والا ہے مگر ان کے لئے ایسا کوئی نہیں

’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر اور درد ہے وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔‘‘

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156)

لو فاطمہ! یہ آپ کا تکیہ ہے

حضرت مصلح موعود کی ایک خادمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

’’ایک دفعہ میں نے غلطی سے رات کے وقت حضور کا تکیہ سرہانے رکھ کر سو گئی بچوں نے حضور کے پاس شکایت کر دی اب میں ڈری کہ نامعلوم حضور مجھے کیا سزا دیں گے۔ حضور نے اسی وقت اپنے دفتر کو آرڈر دیا کہ آج شام سے پہلے ایک نیا تکیہ پیش کیا جائے، شام کو حضور نے بیگمات کے سامنے مجھے بلایا اور کہا لو فاطمہ! یہ آپ کا تکیہ ہے۔ میں حضور کی شفقت اور ہمدردی سے بہت خوش ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا۔‘‘ (ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون، جولائی 2008ء صفحہ 252)

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی قلبی کیفیات اور دل گداز دعاؤں کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں:

اے خدا جو مجھے خط نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کر دے

’’آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ میں جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں اے خدا جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کر دے۔ اے خدا جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خط لکھنے کا خیال آیا اگر نہیں

کوئی تکلیف یا کوئی ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے۔''

(نظامِ خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ 28)

ایسی محبت تو میں نے جسمانی باپوں میں بھی نہیں دیکھی

مکرم ثاقب زیروی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

''مخالفین نے رسالہ ''لاہور'' کے پرنٹر میاں محمد شفیع صاحب عرف م۔ش اور میرے خلاف ہتکِ عزت کا مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ہم نے پیشی کے دن سے پہلے کی رات کا کھانا حضرت صاحب کے ساتھ ربوہ میں کھایا۔کھانے کے بعد حضور نے فرمایا ''آپ بہت جلد بری ہو جائیں گے۔''اس پر میاں محمد شفیع صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ ''بری تو ہو جائیں گے مگر ساڑھے تین سال بعد کیونکہ حضرت صاحب کو عدالتی طریقِ کار کی سست روی کا علم نہیں ہے۔''میں نے کہا کہ حضور نے ایسا القاء کی بناء پر فرمایا ہے۔ چنانچہ جب ہم سرگودھا عدالت پہنچے تو سرگودھا بار کے چیئرمین ملک محمد اقبال صاحب نے بار کے سب وکلاء کو مخاطب کر کے کہا ''کتنی بدقسمتی ہے کہ تحریکِ پاکستان کے دو جید کارکنوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ سرگودھا کی عدالت میں ہو۔اگر ایسا ہوا تو ہم عدالت کو مستغیث کی حیثیت و شخصیت کے بارہ بھی بتائیں گے۔''اس بیان پر مستغیث نے مقدمہ واپس لے لیا اور مجسٹریٹ نے ہم دونوں کو باعزت بری کر دیا۔جب ہم سہ پہر کو واپس ربوہ پہنچے تو حضور ننگے سر ٹہل رہے تھے ہمیں دیکھ کر فرمایا لگتا ہے آپ کھانا کھا آئے ہیں کہ جبکہ میں نے اور بیگم صاحبہ نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔جب حضور کو بتایا کہ ہم باعزت بری ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا

''آپ بیٹھیں میں شکرانے کے نفل پڑھ کر آتا ہوں۔''

تب میاں محمد شفیع صاحب دھاڑیں مار کر رونے لگے۔میرے پوچھنے پر بولے۔

''مجھ پر تو آج یہ راز کھلا ہے کہ تم لوگ اپنے امام کے اس قدر فدائی کیوں ہو۔وہ تو تم سے بھی زیادہ بیقرار ہے۔ایسی محبت تو میں نے جسمانی باپوں میں بھی نہیں دیکھی۔'' (ماخوذ از ''تجربات جو ہیں امانت حیات کی'' صفحہ 233-222)

خلافتِ رابعہ کے دور کا ایک واقعہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اپنی تقریر میں بیان کرتے ہیں:

خلیفہ تو احباب سے ان سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے

''کینیڈا کے ایک پروفیسر ڈاکٹر گولٹیئر (Dr.Gualtier) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے پہلی بار ملنے آئے تو ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا۔

احباب جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اس یقین کے ساتھ واپس لوٹا ہوں کہ جماعت کا خلیفہ اپنی

جماعت کے افراد سے ان سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔''

کیا ہی سچی بات اس پروفیسر نے کہی! ماں سے زیادہ محبت کرنے والا وجود اگر کسی نے دیکھنا ہوتو خلیفۂ وقت کے وجود میں نظر آتا ہے۔ دنیائے احمدیت سے باہر یہ نعمت آج کسی اور کو نصیب نہیں۔'' (نظام خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں صفحہ 26-27)

آج میں آپ سے تبرک لے لیتا ہوں

حضور انور کے پیار کرنے کے انداز بھی انوکھے اور منفرد ہوتے ہیں۔ خود راقم الحروف نے MTA پر اردو کلاس میں یہ ایم ٹی اے پر اردو کلاس کے بعد بچے آئس کریم کھا رہے تھے حضرت صاحب جب اردو کلاس سے تشریف لے جانے لگے تو ایک بچی کی آئس کریم کے کپ سے ایک چمچ لیتے ہوئے بڑے پیار سے فرمایا ''چلو آج میں آپ سے تبرک لے لیتا ہوں'' یہ سن کر خوش قسمت بچی کے چہرہ پر خوشی کے جو تاثرات اُبھرے۔ قلم کو بیان کا یارا نہیں ہے۔

میں تو پوری چیز لینے کا عادی ہوں

حضور پُرنور کے پیار اور پیار کرنے کے انداز میں زبردست مقناطیسی کشش ہوتی ہے کہ ناممکن الوقوع امور کو نہ صرف ممکن بنا دیتی ہے بلکہ عملی جامہ پہنا کر حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ ایک غیر از جماعت عرب خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لئے آیا دورانِ ملاقات حضور نے ان کے بچہ کو اس انداز سے پیار کیا کہ ملاقات کے آخر پر وہ عرب خاندان بے اختیار کہہ اٹھا کہ ''حضور ہم یہ بچہ آپ کی نذر کرتے ہیں۔'' اس پر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''میں تو پوری چیز لینے کا عادی ہوں۔'' اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کے اس فقرہ کو یوں شرفِ قبولیت بخشا کہ اگلے روز وہ عرب خاندان آیا اور جماعت میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔

پھر اسے سایۂ دیوار نے اٹھنے نہ دیا — آ کے اک بار جو بیٹھا تیری دیوار کے پاس
تجھ میں کچھ ایسی کشش ہے کہ بقول غالب — گل خود بخود پہنچے ہے گوشۂ دستار کے پاس

آج اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکت میں ایسا مہربان آقا عطا فرمایا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اس محبت سے گلے لگاتا ہے کہ وہ ہر غم بھول جاتا ہے اور دل کی پاتال تک خوشی و مسرت کا بسیرا ہو جاتا ہے۔

خوش نصیب بچے کی معصوم خواہش

اوکاڑہ کے مکرم شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یو۔ کے اسلام آباد ٹلفورڈ کے موقع پر میں نے اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے روضہ مبارک پر دعا کے لئے حاضر ہوئے تو واپسی پر ایک معصوم بچہ حضور انور کی طرف بڑھا اور حضور سے پیار لینے کے ساتھ ہی چاکلیٹ کی فرمائش کر دی۔ حضور انور وہیں کھڑے ہو گئے اور ایک خادم کو اپنی رہائش گاہ پر بھیجا اور بتایا کہ فلاں میز کی دراز میں چاکلیٹس پڑی ہیں۔

(باقی صفحہ 38 پر)

حضرت مسیح موعودؑ کس قسم کی جماعت چاہتے تھے

(تحریر: مکرم عبدالعزیز صاحب سرگودھا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اس دنیا میں تشریف لائے تو زمانہ زبانِ حال سے پکار رہا تھا کہ کوئی آسمانی وجود آئے اور آ کر خداتعالیٰ کی راہنمائی میں ایک ایسی جماعت قائم کرے جو انہی راہوں پر چلنے والی ہو جن راہوں کو خداتعالیٰ نے پسند فرمایا ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کو اسی عظیم غرض سے قائم کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اے میری جماعت! خدا تمہارے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو دُنیا کچھ چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دُنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم وغم دُنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اُس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 61 طبع دوم)

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کے لئے نبی پاکؐ کی محبت کو ذریعہ قرار دیا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ کہ ایک ذات کی محبت درکار ہے تو دوسری ذات سے محبت کا ارشاد ہو رہا ہے۔ دراصل ہمارے ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خُداوند کریم کی عبادت اور بندگی کے حق کو اس شان سے ادا کیا کہ فرشتے بھی آپ پر درود بھیجنے لگے۔ آپ کا ذوق عبادت یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ بجاآوری نے آپ کو انسانیت کی معراج پر پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ آپ کو خاتم النبیین قرار دیا اور آپ کے اُسوہ کو ایسا پسند فرمایا کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ اعلان قرآن مجید میں کروا دیا کہ آج کے بعد جو بھی مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے وہ میرے رسولؐ سے محبت کرے یعنی اپنی زندگی کو میرے رسول کی زندگی کے مطابق ڈھال لے اور قرآن کریم کی حکومت اپنے دل پر تسلیم کر لے۔

پس خدا تک پہنچنے کی راہیں ہمیشہ کے لئے متعین ہو چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مبعوث کئے جانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جو اپنی زندگیوں کو نبی پاکؐ کے اُسوہ کے مطابق ڈھال لے اور اُسی کی غلامی میں اُن راہوں پر چلے جو خداتعالیٰ کی پسند کی راہیں ہوں، حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ثابت کر دکھایا کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ

نے خود وہ راہیں اختیار کیں اور اُس رسولؐ سے اس قدر محبت کی کہ آسمان سے خدا تعالیٰ یہ گواہی دی کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کس قسم کی جماعت چاہتے تھے۔ اس کا جائزہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں لینا مناسب ہوگا۔

حضور فرماتے ہیں! ''اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مُشرک ہے۔ قدیم سے خُدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور بُغضوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جب کہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دُنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم اُن سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دُعا کرو تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ ...... صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ۔ بلکہ ...... کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اُس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دُنیا پر تمہیں مقدم ہوجائیں۔

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اُس سے روشنی حاصل کرو۔'' (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 61-62 طبع دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوۃ کے لائق ہے وہ زکوۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ

سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہی ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں میں تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُس کی مخلوق ہے مگر وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اُس کو بھی عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اُس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

(کشتی نوح صفحہ 14-15)

یہ پاکیزہ تعلیم اس بات کا کیسا عمدہ جواب فراہم کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کیسی جماعت چاہتے تھے۔ آیئے کشتی نوح کے ایک اور حوالہ سے دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کیسی جماعت قائم کرنا چاہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض ...... سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اُس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا

میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور اُمور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور اُن کی تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص اُمور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مُرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور اُن کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔'' (کشتی نوح صفحہ 27 تا 29)

مندرجہ بالا تعلیم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کی ایک صاف اور شفاف تصویر ہمارے سامنے پیش کر دی ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ اُس کی ذات میں اس تصویر کے کیا کیا نقوش پائے جاتے ہیں اور کہاں سے یہ تصویر دُھندلی دکھائی دے رہی ہے جہاں ہمیں اپنے آپ کو مذکورہ تعلیم کے مطابق ڈھال کر حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں داخلہ کی شرائط پوری کرنے کی ضرورت ہے۔

مذکورہ تعلیم کے ساتھ اگر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر فرمودہ دس شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی شامل کر لی جائیں تو ان شرائط پر عمل کرنے کے نتیجہ میں قائم ہونے والی جماعت ایک حسین جماعت بن جاتی ہے۔

جب ایسی جماعت کا قیام ہو جائے تو پھر یقیناً وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر چل کر نبی پاک کے پاکیزہ اُسوہ پر چلنے والی جماعت ہوگی اور اُسوہ حسنہ پر چلنے والی خدا تعالیٰ کی پیاری جماعت قرار پائے گی۔

پس آیئے آج عہد کریں کہ انشاء اللہ ہم ایسی جماعت بنیں گے کہ جس کے ماننے والے جب خدا کے فرستادہ کی

(باقی صفحہ 32 پر)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال منعقد ہونے والا

بیالیسواں جلسہ سالانہ برطانیہ

منعقدہ 27,26,25 جولائی 2008ء

بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر برطانیہ

(تحریر و ترتیب: مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 25، 26 اور 27 جولائی 2008ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر برطانیہ میں منعقد ہوا۔ خلافت جوبلی کے سال کے حوالہ سے اس جلسہ کو غیر معمولی مرکزی اہمیت حاصل تھی۔ حضور ایدہ الودود کی بنفس نفیس شرکت اور خطابات نے اس جلسہ کو اور بھی ممتاز اور نمایاں کر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جمعۃ المبارک کے خطبہ کے علاوہ اس جلسہ میں چار خطابات (جن میں تین مردانہ مارکی سے اور ایک زنانہ مارکی سے تھا) ارشاد فرمائے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ **2008**ء کی مختصر روئیداد آئندہ سطور میں ہدیہ قارئین کی جا رہی ہیں۔

معائنہ انتظامات اور حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 20 جولائی 2008ء کو اپنی رہائش گاہ متصل بیت الفتوح مارڈن، اسلام آباد ٹلفورڈ اور حدیقۃ المہدی ہمپشائر تشریف لے گئے۔

حضور انور نے مذکورہ بالا تینوں مقامات پر بڑی باریک بینی سے جلسہ کے انتظامات اور مہمانوں کے لئے مہیا کی گئی سہولیات کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات سے بھی نوازا۔ ان مقامات پر رہائش گاہوں، طعام گاہوں، لنگر خانہ میں سالن پکوائی اور روٹی پلانٹ، جلسہ گاہ زنانہ، جلسہ گاہ مردانہ، کار پارکنگ، ترجمانی کے انتظامات، رجسٹریشن، ٹرانسپورٹ اور ایم ٹی اے سٹوڈیو کا جائزہ لیا اور منتظمین سے سوالات فرماتے ہوئے انہیں بعض ہدایات سے بھی نوازا۔

آخر پر حدیقۃ المہدی میں ایک تقریب ہوئی جس میں جملہ شعبہ جات کے منتظمین اور معاونین شامل ہوئے۔ حضور انور نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد انہیں ہدایات سے نوازا۔ حضور نے اپنے خطاب میں نئے روٹی پلانٹ کا ذکر بھی فرمایا

اور ہدایت دی کہ پرانے پلانٹ کو بھی چالو رکھیں۔ مہمانوں کو سہولیات دینے کے حوالہ سے حضور نے کارکنان کو ہدایت فرمائی نیز یہ کہ اپنی نمازوں کا خیال رکھیں اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔

خطبہ جمعہ 25 جولائی 2008ء

جلسہ سالانہ برطانیہ کا عملاً آغاز تو حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہو گیا جب حضور نے حدیقۃ المہدی میں 25 جولائی کا خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ اس خطبہ میں حضور نے شاملین جلسہ کو زریں نصائح فرماتے ہوئے انہیں دعاؤں پر زور دینے، سلام کو رواج دینے، انتظامیہ سے تعاون کرنے اور عبادات پر خصوصی توجہ دینے کی طرف احباب کو متوجہ فرمایا اور فرمایا کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد خالصۃً للّٰہی ہونا چاہیے۔ احباب اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ عبادت کرنے والے مومنوں کو ہی خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ شاملین جلسہ ارد گرد کے ماحول پر بھی نظر رکھیں اور سیکیورٹی کے حوالہ سے الرٹ رہیں۔

پرچم کشائی: افتتاحی اجلاس میں شمولیت سے قبل حضور انور مقام پرچم کشائی پر تشریف لے گئے۔ پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے رات حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب یوکے نے برطانیہ کا پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے ساتھ حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کی براہ راست نشریات کی بدولت شامل ہو گئے۔

افتتاحی اجلاس اور حضور انور کا خطاب

تقریب پرچم کشائی کے بعد حضور ایدہ الودود وسیع مردانہ جلسہ گاہ میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے امیر صاحب یوکے نے چند معزز سیاسی شخصیات کا تعارف کروایا انہیں مختصر اظہار خیال کا موقع دیا۔ ان شخصیات نے جماعت کی تعلیمی، طبی اور سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کی۔ الحمدللہ

مہمانوں کے مختصر خطابات کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک، اس کے ترجمہ اور منظوم کلام سے ہوا۔ جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاحی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔

حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب میں تقویٰ اور اطاعت کے روح پرور مضمون پر روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جلسہ سالانہ کا یہ بھی مقصد ہے کہ اخوت اور بھائی چارہ پیدا کیا جائے۔ بدظنیوں سے بچیں تا وحدت پیدا ہو اور کوئی ایسا کلمہ منہ سے نہ نکلے جس سے اس کے بھائی کو تکلیف پہنچے۔ افتتاحی خطاب کے

بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

جس کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ کی افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز۔ ہفتہ 26 جولائی 2008ء

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز پہلے اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔

☆ تقریر انگریزی۔ عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت۔ (مکرم راویل نجار ائف صاحب)

☆ تقریر اردو۔ خلافت احمدیہ اور خدمت قرآن۔ (مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب)

☆ تقریر انگریزی۔ خلافتِ راشدہ۔ (مکرم عطاء المجیب راشد صاحب)

جس کے بعد حضور انور زنانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور خواتین سے خطاب فرمایا جبکہ دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں حضور انور نے ایک اور ایمان افروز خطاب مردانہ مارکی میں ارشاد فرمایا۔

مستورات سے حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر پانچ بجے حضور انور خواتین کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد تعلیمی میدان میں اعزازات پانے والی طالبات میں حضور انور نے انعامات تقسیم فرمائے جبکہ طالبات کو میڈلز حضرت بیگم صاحبہ نے پہنائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور نے اپنے خطاب میں دین میں عورت کی آزادی اور مقام کے بارہ میں بیان فرمایا کہ سب سے بڑے عورتوں کی آزادی کے علمبردار آنحضورؐ تھے جنہوں نے خواتین کو حقوق دلوائے۔ حضور نے عورتوں کے مختلف حقوق کا تذکرہ فرمایا اور جو عورت کے فرائض میں ان کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قرآن کریم پڑھنا اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنا ہر احمدی عورت کا فرض ہے۔

دوسرے دن حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن کے دوسرے سیشن میں حضور انور ایدہ اللہ الودود نے افضال الٰہی کے تذکرہ پر مبنی ایمان افروز خطاب فرمایا۔ سال بھر میں جماعت پر جو بے شمار فضل اور برکات نازل ہوئیں۔ ان کا شعبہ وار مختصر تذکرہ حضور نے بیان فرمایا:

جماعت 193 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس سال چار ممالک تاجکستان، یگاو جزیرہ، لیٹویا اور آئس لینڈ میں جماعت کا پودا لگا۔ 48 ممالک میں رابطے کمزور تھے ان کو مضبوط کیا گیا۔ MTA العربیہ کے ذریعہ شاندار نتائج اور پھل حاصل ہو رہے ہیں۔ نو مبائعین سے وسیع پیمانے پر رابطے شروع کیا گیا اس میں غانا اور نائیجیریا سرفہرست ہیں۔

امسال پاکستان کے علاوہ 583 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں 351 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا جن میں 149 نئی اور 202 بنی بنائی ہیں۔ 142 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا کل تعداد 2011 ہو چکی ہے۔ 11 ممالک میں پرنٹنگ پریس کام کر رہے ہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر دوران سال شائع ہوا۔ 4 مزید نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے اب یہ تعداد 68 ہو گئی ہے۔ وقف نو کے بچوں کی تعداد 37,136 ہو گئی ہے۔ افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتال کام کر رہے ہیں جبکہ 510 ہائر سیکنڈری سکول جونیئر و سینئر سکولز ہیں۔ احمدیہ ویب سائٹ کو ماہانہ دس لاکھ لوگ وزٹ کرتے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ 28 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔

امسال 3 لاکھ 54 ہزار 638 نئی بیعتیں ہوئیں نائیجیریا اول اور غانا دوسرے نمبر پر رہا۔ نظام وصیت میں 88500 لوگ شامل ہو چکے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز۔ 27 جولائی 2008ء

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز پہلے سیشن میں مندرجہ ذیل تین تقاریر ہوئیں۔

☆تقریر اردو۔ برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں۔ (مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب)

☆تقریر انگریزی۔ خلافت احمدیہ کے سو سال۔ (مکرم رفیق احمد حیات صاحب)

☆تقریر اردو۔ ''نظام خلافت کی اہمیت'' (مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب)

سولہویں عالمی بیعت کا پر کیف نظارہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2008ء کے موقع پر حدیقۃ المہدی ہیمپشائر میں مورخہ 27 جولائی 2008ء پاکستانی وقت کے مطابق سوا چھ بجے سولہویں عالمی بیعت کا روح پرور انعقاد ہوا۔ اس بیعت میں 40 ہزار سے زائد شاملین جلسہ نے براہ راست جبکہ دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے آقا کے ساتھ تجدید بیعت کی۔

حضور ایدہ الودود حضرت مسیح موعود کا مبارک کوٹ زیب تن کئے ہوئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے جہاں عالمی بیعت کے انتظامات کئے گئے تھے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ امسال خدا کے فضل سے 3 لاکھ 54 ہزار 638 جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

حضور کے دست مبارک پر مختلف قوموں کے نو مبائعین نے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا حضور نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں دہرائے جبکہ دیگر زبانوں میں اس کے ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس پر کیف منظر کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے حضور کی اقتدا میں سجدہ شکر ادا کیا۔

یاد رہے کہ عالمی بیعت کا روحانی سلسلہ 1993ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا۔

حضور انور کا جلسہ سے اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز حضور پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے چند معزز مہمانوں کے مختصر خطابات ہوئے جن میں انہوں نے خلافت جوبلی کے حوالہ سے مبارکباد پیش کیں اور جماعت کی خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد حضور انور نے امسال تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات اور میڈلز تقسیم ہوئے۔ جس کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت، عربی قصیدہ اور اردو منظوم کلام کے ساتھ ہوا بعد ازاں حضور انور اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔

حضور نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود کے چند مخالفین اور ان کے انجام کا تذکرہ فرمایا کہ کس طرح اللہ اپنے پیارے بندوں کو غلبہ عطا کرتا ہے اور ان کے مخالفوں کا عبرتناک انجام کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کے سو سال خدا کی تائید و نصرت کا زندہ نشان ہیں اور یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے۔

حضور نے قرب الٰہی اور قبولیت دعا کے لئے آنحضورؐ پر بکثرت درود شریف پڑھنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ کہ اگر ہم کثرت سے من حیث الجماعت آنحضورؐ پر درود بھیجیں گے تو خدا تعالیٰ برکتوں اور رحمتوں سے جماعت کو بڑھاتا اور ترقیات عطا فرماتا چلا جائے گا۔ درود شریف پڑھتے ہوئے پوری دنیا میں دین حق کا پیغام پہنچائیں۔ اس کے نتیجے میں دعوت الی اللہ میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔

حاضری۔ دعا۔ اختتامی لمحات

حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں 42ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی حاضری بتائی کہ اس جلسہ میں خدا کے فضل سے 40ہزار 655 افراد نے شرکت کی جو کہ ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ جلسہ میں کل 85ممالک کے احمدی احباب شامل ہوئے۔

حضور نے آخر پر خیریت کے ساتھ گھروں میں پہنچنے کی دعا دی اور اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد وہ پر کیف اختتامی نظارے دیکھنے کو ملے جب مختلف رنگ و نسل کے لوگوں نے مختلف زبانوں میں حمدیہ نغمات اور ترانے پیش کئے۔ حضور مردانہ جلسہ گاہ سے الوداع کہتے ہوئے زنانہ مارکی میں تشریف لے گئے۔ وہاں بچیوں نے نغمات پیش کئے اور پھر حضور واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

یوں جلسہ سالانہ برطانیہ جو کہ خلافت جوبلی کے سال میں منعقد ہوا ہزاروں برکتیں اور افضال سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خلافت جوبلی 1939ء

مبارک اے جماعتِ احمدی ہو
مبارک یہ خلافت جوبلی ہو

بڑھے آتے ہیں زائر ہر طرف سے
کہ جُوں ارضِ حرم تیری گلی ہو

مسرّت کی ہوائیں چل رہی ہیں
شگفتہ اس چمن کی ہر کلی ہو

خدا کی نصرتیں ہیں شاملِ حال
بِلا شک آپ اللہ کے ولی ہو

فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہے جو راز
وہ قلبِ مُطمئِن پر منجلی ہو

دِیا ہے بہرہٗ وافی خدا نے
وہ الہامِ خفی ہو یا جلی ہو

اُتر سکتی نہیں دیتی ہے کیا زیب
قبا جو فضلِ ربّانی سے لی ہو

مُقدّر تھا کہ لکھا اسمِ محمود
...... پر بہ عُنوانِ جلی ہو

ہر اک ہے بستہ فتراکِ احمدؐ
عرب کے دیس کا یا کابلی ہو

پُکار اٹھتے ہیں ہندو بھی کہ لاریب
مجسم قدرتِ حق مہ بکی ہو

وہ حق ہے احمدیہ سلسلے کا
جو نعمتِ خاص جُنّت سے چلی ہو

دُعا ہے اے قدیر و حیّ و قیّوم
کہ پھر پچاس سالہ جوبلی ہو

کہیں سب یک زباں ہو کر کہ پوری
ہماری یہ تمنّاءِ دِلی ہو

(از نغماتِ اکمل، صفحہ 234-235)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ وابستہ

دلنشین یادیں

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ..... نے 1951ء میں میرا وقف قبول فرماتے ہوئے جو خدمت سلسلہ کا موقع عنایت فرمایا تو اس ذرہ نوازی سے حضور انور کے بعد آنے والے خلفاء کرام بابرکت کا قرب بھی نصیب ہوتا رہا۔ اور بفضل خدا اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس حوالے سے مخلصین جماعت اکثر خاکسار کو ان مقدس وجودوں کے حالات سنانے کی فرمائش کرتے رہتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس نیک کام کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو کامیاب انجام تک پہنچا کر اسے نافع الناس بنائے۔ آمین

1951ء میں خاکسار کو مرکز پہنچتے ہی دفتر تحریک جدید انجمن احمدیہ میں خدمت کا موقع ملا۔ الحمدللہ

لیکن اپنی ان دلنشین یادوں کے مجموعہ میں ان کو بھی شامل کرنا مناسب ہوگا سو اس مجموعہ کو بچپن کی یادوں سے شروع کرتا ہوں۔

1۔ پہلی زیارت:

قریباً 13 سال کی عمر میں مجھے سیالکوٹ سے قادیان جانے کا موقعہ ملا بروز جمعہ بیت اقصیٰ کے منبر پر جماعت کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا میرے لئے حضور کی زیارت کا یہ پہلا موقع تھا آج تک اس زیارت کا یہ تاثر دل و دماغ پر قائم ہے کہ میں نے منبر پر نور کا اک پیکر دیکھا۔

2۔ ایک مخالفت کے طوفاں کا مقابلہ:

میں جب پانچویں یا چھٹی جماعت کا طالب علم تھا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ سیالکوٹ میں تشریف لائے۔ سیالکوٹ شہر کے ایک مشہور مقام بنام قلعہ پر رات کے وقت حضور کا لیکچر تھا۔ حضور کا قیام جس گھر میں تھا وہاں کا واقعہ ہے جو ایک غیر مبائع دوست نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضور کو بھری مجلس میں کہا ''حضور مخالفوں نے لیکچر کے دوران فساد کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا ہے حضور وہاں تشریف نہ لے جائیں'' اس مجلس میں ایک غیر مبائع دوست بنام عزیز احمد صاحب بھی موجود تھے (جن کی روایت سے میں استفادہ کر رہا ہوں) انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے جب یہ پیغام سنا تو بلا خوف و خطر

فرمایا کہ اگر مخالفت ہے تو پھر انشاء اللہ میں ضرور جاؤں گا۔ اور پھر مخالفت کی خبر سننے کے باوجود حضور اسی شب لیکچر کے مقام پر تشریف لے گئے اور اگرچہ ابتداء میں چاروں طرف سے خطرناک پتھراؤ ہوا لیکن حضور کے جاں نثاروں نے پتھروں کو اپنے ہاتھوں سے روکا اور مخالفین کسی حربہ سے بھی حضور کو خائف نہ کر سکے جبکہ سارے فسادی لوگ پتھروں کے ساتھ متکبرانہ نعرے بھی لگا رہے تھے۔ جن کی آواز فضا میں آہستہ آہستہ گم ہوگئی۔ بالآخر بفضل خدا حضور کے دلیرانہ عزم اور انتظامیہ کے استقلال اور حسن انتظام سے فسادیوں کو مقام لیکچر سے بھاگنا پڑا۔ اور اس کے بعد حضور نے ایسا شاندار لیکچر دیا جس سے سامعین مسحور ہو گئے اور یہ مشاہدات ہمارے غیر مبایع بھائی کو حضور کی بیعت کرنے کا موجب ہے۔ ہمارے گھر سے والد محترم حافظ عبد العزیز صاحب اور بڑے بھائی چوہدری ارشاد احمد نے بھی یہ لیکچر سنا تھا۔ ان کے ذریعے بھی اس تقریب کی تفصیل معلوم ہوئی۔

3۔ نہر کے ٹرپ کے دوران حضور کی شفقت:

خاکسار جس زمانے میں (1932-34) قادیان میں طالب علم تھا تو موسم گرما میں اہل قادیان بڑی تعداد میں ایک قریبی نہر پر پکنک منایا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ بھی بنفس نفیس شمولیت فرماتے تھے۔ اسی طرح کی ایک تقریب میں خاکسار نے حضور کو نہر میں تیرتے ہوئے دیکھا۔ بندہ ابھی تیراکی سے ناواقف تھا اس لئے حضور کے ساتھ ساتھ نہر کے کنارے پر ہی چلتا جا رہا تھا۔ حضور کے عقب میں تیراک جوانوں کا جتھہ (غالباً بیس پچیس ہوں گے) تیرتا جا رہا تھا۔ تیراکی کے دوران دلچسپ گفتگو بھی ہوتی جا رہی تھی۔ حضور نے اتنے میں فرمایا کہ میں نے ابھی تک پاؤں نہیں لگائے اور بدستور تیرتا آ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ (جامعہ کے ایک طالبعلم) محمد احمد بھاگلپوری نے بھی تا حال پاؤں نیچے نہیں لگائے ہوں گے اور ساتھ ہی بلند آواز سے فرمایا محمد احمد آپ نے بھی ابھی تک پاؤں نہیں لگائے ہوں گے۔ محمد احمد صاحب بھاگلپوری بڑے اچھے تیراک تھے تاہم کہنے لگے کہ حضور میرے پاؤں ابھی لگے ہیں اس پر حضور نے خوشگوار موڈ میں فرمایا کہ محمد احمد میں تو آپ کی تعریف کر رہا تھا آپ نے میری تعریف پر پانی پھیر دیا۔ گو آخری الفاظ ہو بہو یہی نہ ہوں گے مگر اس سے ملتے جلتے تھے۔ موڈ بہر حال بڑا پیارا اور خوشگوار تھا۔ کچھ دیر بعد حضور نہر سے باہر نکل آئے اور فرمانے لگے کہ ہم اپنے مقام سے بہت دور آ گئے ہیں اب واپس جانا چاہیے گو میں ابھی اتنا ہی مزید تیر سکتا ہوں۔

نہر سے نکل کر نہر کی پٹڑی پر حضور نے واپسی اختیار فرمائی آپ کے ہمراہ مزید چھ سات افراد بھی تھے جو نہر سے نکل کر پیدل حضور کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضور نے فرمایا ہم نے بہت جلد تقریباً ایک میل کا فاصلہ طے کر لیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ نہر والوں کے میل چھوٹے ہوتے ہیں میرے دل میں حضور کے قریب ہونے کی وجہ سے حضور سے بات کرنے کی خواہش کروٹیں لے رہی تھی حضور کے اس ارشاد پر کہ نہر کے میل چھوٹے ہوتے ہیں میں نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا کہ ہاں حضور چھوٹے ہوتے ہیں حضور نے میری طرف غور سے دیکھا اور پوچھا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ نہروں کے میل چھوٹے ہوتے

ہیں۔ میں حضور کے استفسار پر اتنا گھبرا گیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ بات کرنے کے لئے منہ میں زبان نہیں رہی۔ حضور میری حالت کو فوراً بھانپ گئے اور تسلی آمیز انداز میں فرمایا آپ کس کے بیٹے ہیں خاکسار نے عرض کیا حافظ عبدالعزیز صاحب کا بیٹا ہوں۔ فرمانے لگے اچھا وہ سیالکوٹ والے حافظ عبدالعزیز۔ حضور کے حافظے کی قوت سے میں حیران رہ گیا نیز حضور کی اس حکمت نے بھی حیران کر دیا کہ میری بگڑی حالت کو کس طرح حضور نے ازراہ شفقت بحال فرما دیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے حضور سے گفتگو کا شرف عطا فرما دیا جس کی دل میں بڑی خواہش تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نہر کی پٹڑی پر پیدل چلتے چلتے آخری مقام آ گیا جہاں حضور کا کیمپ تھا۔ حضور نے نہر میں نہانے کے لئے نیم عریاں لباس کی بجائے اوپر کے حصہ میں بازوں والی بنیان اور نیچے کھڑا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ حضور کا یہ مقدس سراپا کبھی نہیں بھولتا۔

4۔ حضور کی صدارت میں نظم خوانی:

قادیان میں طالب علمی کے زمانے میں (1932-34) ہائی سکول کے سامنے والے میدان میں ایک مقامی جلسہ تھا غالباً سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ تھا جس میں حضور کی تقریر تھی۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے لئے سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مکلف تھے اور نظم کے لئے خاکسار تھا کم عمری میں خاکسار حضور سے اتنا مرعوب ہوا کرتا تھا کہ حالت نارمل نہ رہتی تھی۔ حضور کی موجودگی میں نظم پڑھنا میرے بس کی بات نہ تھی تاہم افتاں وخیزاں حضور کی موجودگی میں نظم پڑھی مگر ٹھیک طرح پڑھی نہ گئی۔ حضور نے تقریر شروع فرمائی تو پہلے تلاوت اور نظم پر تبصرہ فرمایا حضور کے الفاظ ممکن ہے مختلف ہوں گے مگر مفہوم یہی تھا کہ منتظمین نے تلاوت کرنے کے لئے ایک بوڑھے بزرگ کو منتخب کیا جو بڑھاپے کی وجہ سے آواز بلند نہ کر سکے اور نظم کے لئے جو نظم خواں آئے تو ان کی آواز بھی ان کے گلے پر قربان ہو کر رہ گئی حضور نے مزید فرمایا کہ ایک مقام پر ایک کوا اور ایک کبوتر اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھے گئے۔ لوگ حیران تھے کہ ان کا آپس میں کیا جوڑ ہے قریب جا کر انہیں اُڑانے کی کوشش کی گئی مگر وہ اڑ نہ سکے غالباً کسی منچلے نے ان دونوں کو باندھ رکھا تھا۔ حضور نے فرمایا یہی حال آج ہمارے تلاوت کرنے اور نظم پڑھنے والے کا تھا جلسہ کے منتظمین نے انہیں اکٹھا کر رکھا تھا کم عمری میں حضور کی مسحور کن موجودگی میں نظم خوانی کا یہ واقعہ عمر بھر نہ بھولے گا۔

5۔ حضور سے طلباء جماعت دہم کی الوداعی ملاقات:

1934ء میں خاکسار نے ٹی آئی ہائی سکول قادیان سے دسویں جماعت کا امتحان دیا تو یہ معلوم کر کے ازحد خوشی ہوئی کہ ایسے موقعہ پر جماعت دہم کے طلباء کی حضور سے الوداعی ملاقات بھی ہوتی ہے چنانچہ وہ مبارک لمحات بھی آئے جب پرائیویٹ سیکرٹری والی عمارت کے بالائی حصہ میں ہم طلباء کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ فرشی نشست تھی ہم حضور کی معیت میں نیچے بچھی ہوئی دری پر بیٹھ گئے۔ حضور کے ایک صاحبزادے مرزا منور احمد صاحب بھی ہم میں شامل تھے۔ حضور نے

ہمارے نگران ٹیچر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی صاحب سے دریافت فرمایا کہ بچوں کے پرچے کیسے ہوئے عرض کیا گیا کہ اچھے ہو گئے ہیں حضور نے فرمایا بچوں کی طبائع مختلف ہوتی ہیں پرچوں کے اچھے یا خراب ہونے کے معیار بھی یکساں نہیں ہوتے زیادہ گہرائی میں جا کر معلوم کرنا چاہیے کہ پرچے کیسے ہوئے ہیں۔ بڑے ہی پیارے ماحول میں یہ ملاقات ہوئی اور مجلس برخواست ہونے پر حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس دوران ایک طالب علم بنام نوازش علی جو غیر از جماعت تھے نے بیعت کرنے کی درخواست کی جنہیں اولاً حضور نے سمجھایا کہ بیعت بہت سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ بعض اوقات ماحول سے متاثر ہو کر بیعت کر لی جاتی ہے مگر بعد میں اسے نبھانا مشکل ہو جاتا ہے اس طالب علم نے عرض کی کہ میں نے اچھی طرح سوچ سمجھ لیا ہے چنانچہ اس کے اصرار پر حضور نے اس سے بیعت لی اور ہم طلباء بیک آواز اسے دوہرا رہے تھے۔ یہ پیارا منظر بھی عمر بھر نہ بھولے گا۔

6۔حضور کی مسحور کن شخصیت:

1947ء کے بعد حضور نے پاکستان کی حمایت میں متعدد شہروں میں بڑے راہنما لیکچر دیئے اُن میں سے ایک مقام سیالکوٹ بھی تھا۔ حضور کے لیکچر کا اہتمام سیالکوٹ کے ایک مشہور سینما ہال میں کیا گیا۔ اُن دنوں سیالکوٹ چھاؤنی میں ایک معروف احمدی افسر بنام کرنل حیات صاحب تھے جن کے توسط سے پاکستانی فوج کے افسران بڑی تعداد میں لیکچر سننے کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے اس لیکچر میں پاکستان کو خود حفاظتی اور ہر لحاظ سے ترقی کے ذرائع بیان فرمائے۔ محترم کرنل حیات صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس لیکچر سے فوجی افسران بھی بے حد متاثر ہوئے انھوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جس خوبی سے مرزا صاحب نے پاکستان کی حفاظت اور ترقی کا مضمون بیان کیا ہے وہ بڑا راہنما اور حیران کن ہے۔ اس لیکچر میں حضور نے فوجی نقطہ نظر سے ایسے نکات بھی بیان فرمائے جن کے متعلق فوجی افسروں نے بھی اظہار کیا کہ وہ نکات ہمارے لئے بھی نئے معلوم ہو رہے تھے۔

حضور کے اس شاندار لیکچر کا نیک اثر لیکچر کے معاً بعد یوں ظاہر ہوا کہ جملہ حاضرین کو حضور سے مصافحہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ غیر از جماعت حاضرین بھی جس اخلاص اور محبت سے حضور سے مصافحہ کر رہے تھے وہ نظارہ بڑا قابل دید تھا مصافحہ کرنے کے خواہش منداحباب جوش اخلاص میں ایک دوسرے پر گرے پڑ رہے تھے۔ اور کسی کو خواہ کتنی ہی تکلیف کے بعد حضور تک پہنچنے میں کامیابی ہوئی وہ اس تکلیف کا خیال کئے بغیر بصد شوق بڑھ بڑھ کر مصافحہ کرتے رہے۔

خاکسار کو اس تقریب میں حضور کے لیکچر کے دوران اسٹیج پر پہرہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور خاکسار مصافحہ کرنے والوں کے ذوق شوق اور خلوص کو بڑے قریب سے دیکھ رہا تھا۔ خاکسار اُن دنوں ملٹری اکاؤنٹس میں ملازم تھا۔ اور سیالکوٹ چھاؤنی میں ہی میری تعیناتی تھی اور خاکسار نے شکار کے لئے ایک بارہ بور بندوق رکھی ہوئی تھی۔ حضور کے پہرہ کے

دوران وہ بندوق میرے ساتھ تھی۔ مصافحہ کرنے والے ہجوم میں خاکسار نے اپنے محکمہ کے ایک افسر کو بھی دیکھا جو گرتے پڑتے حضور تک پہنچ کر مصافحہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ شخص بڑا متعصب تھا اور اپنے ماتحت احمدی کارکنوں کو بہت دکھ پہنچایا کرتا تھا مگر حضور کے اس لیکچر نے اس کی کایا پلٹ دی اور وہ اس وقت تعصب سے پاک صاف معلوم ہو رہا تھا۔ حضور کی مسحور کن شخصیت بھی اس انقلاب میں کارفرما تھی۔

غالباً اسی موقعہ پر سیالکوٹ میں حضور کی تشریف آوری کے ایام میں احمدیہ بیت (کبوتراں والی) سیالکوٹ شہر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور نے یہاں نماز ظہر پڑھائی حضور کی تشریف آوری کے باعث خاکسار بھی یہاں پہنچا ہوا تھا حضور نے یہاں جس سادگی اور بے تکلفی کا اظہار فرمایا وہ میرے لئے بڑا حیران کن تھا۔ حضور......میں وضو کرنے کے مقام پر گئے تو خاکسار فوراً وہاں پہنچ گیا۔ حضور نے وضو کی تیاری کے لئے کوٹ اتارا اور خاکسار کو پکڑا دیا جو وضو کے بعد خاکسار نے حضور کو واپس پیش کر دیا۔ اس کے بعد کے کوائف نسیان کی نذر ہو گئے ہیں کہ نماز عصر بھی ساتھ پڑھائی یا نہیں اور اس کے بعد حضور کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کہاں تھا وغیرہ وغیرہ بہر حال مجھے کچھ دیر کے لئے حضور کا کوٹ پکڑ رکھنے کی بڑی خوشی ہوئی الحمدللہ

حضرت مصلح موعود کے اوصاف حمیدہ۔ مشاہدات کی روشنی میں

8۔ ایک گواہ کی اصلاح:

قادیان میں کچھ لوگوں میں باہمی جھگڑا ہو گیا۔ جس کی شکایت حضور تک پہنچ گئی۔ اس سلسلہ میں حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے بیت مبارک میں مغرب کے وقت حضور نے ایک گواہ کی گواہی لینا شروع کی۔ گواہ نے اس طرح بیان دینا شروع کیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آتا ہے اور دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ اس پر حضور نے اُس کو ٹوکا یہ طریق گواہی کا صحیح نہیں فقرہ یوں ہونا چاہیے کہ ایک شخص آیا اور دوسرے کو پکڑ لیا اس تنبیہ پر اُس گواہ کے ہوش ٹھکانے آ گئے اور صحیح طریق سے گواہی دینا شروع کی۔

9۔ فتنہ مصری کے بارے میں ایک خواب:

1935-36ء کی بات ہے کہ سیالکوٹ میں قادیان سے یہ اطلاعات آنا شروع ہوئیں کہ مدرسہ احمدیہ کے ایک استاد بنام عبدالرحمٰن مصری جماعت سے برگشتہ ہو گئے ہیں اور حضور پر الزام تراشیاں کرتے رہتے ہیں۔ قادیان میں یہ صورتحال سن کر بڑا صدمہ ہوا۔ اور اصلاح احوال کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی گئیں۔ اسی اثناء میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کو خواب میں تقریر کرتے ہوئے دیکھا حضور کی تقریر کا ایک فقرہ یاد رہ گیا ہے۔ وہ یہ تھا ”پہلے

حضرت یوسفؑ کے قصے عام تھے اب میرے قصے عام ہو رہے ہیں۔‘‘اس خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام سے مماثلت کے الفاظ اطمینان قلب کا باعث ہوئے کہ یہ فتنہ بالآخر انشاء اللہ رفع ہو جائے گا اور فتنہ پرداز انشاء اللہ ناکام و نامراد رہیں گے۔سو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ عرصہ بعد ایسا ہی ہوا۔الحمدللہ

10۔ غالباً 1948ء کی بات ہے جب سیالکوٹ میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی کمشنر تھے تو سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ سیالکوٹ میں تشریف لائے اور صاحبزادہ صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔خاکسار کے والد صاحب (حافظ عبدالعزیز) خاصے ضعیف ہو چکے تھے تاہم میں نے اپنی معیت میں والد صاحب کو حضور سے ملاقات کرانے کا پروگرام بنایا۔تقریباً صبح 8 بجے کا وقت ہوگا جب ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی میں حضور کی ملاقات کے لئے پہنچے۔حضور کہیں تشریف لیجانے کے لئے کوٹھی سے باہر تشریف لا رہے تھے تو میں نے حضور سے اپنے والد صاحب کا تعارف کروایا۔سلام دعا کے بعد والد صاحب نے حضور سے سوال کر دیا کہ حضور کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ان دنوں جنگ کے ایام تھے حضور کے جانے کے پروگرام کا اظہار مناسب نہ تھا اس لئے حضور نے اظہار کرنا مناسب نہ سمجھا اور فوراً والد صاحب سے پوچھا کہ آپ کے بیٹے آجکل کہاں کہاں ہیں۔بیٹوں کے ذکر سے والد صاحب کو اپنا سوال بھول گیا اور فرمانے لگے ایک بیٹا تو حضور کی خدمت میں ہی ہے باقی کوئی فلاں جگہ کوئی فلاں جگہ۔اس طرح حضور نے بڑی حکمت عملی اور دانائی سے جس بات کا اظہار نامناسب تھا اُسے راز میں ہی رہنے دیا اور والد صاحب کی دلشکنی بھی نہیں ہونے دی۔

11۔رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احترام:

حضرت مرزا مظفر احمد صاحب جبکہ وہ سیالکوٹ میں ڈی۔سی تھے کی کوٹھی میں مذکورہ بالا واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ رفقاء کرام سے کس طرح محبت و احترام سے پیش آتے تھے۔حضور کے ایک اور واقعہ سے بھی حضور کے اس وصف کا اظہار ہوتا ہے۔حضور سے میرے والد صاحب جو رفقاء کرام میں شمار ہوتے ہیں ایک اور موقعہ پر حضور سے شرف ملاقات کے لئے میری معیت میں گئے تو حضور فرشی نشست میں زائرین کے جھرمٹ میں رونق افروز تھے چونکہ حضرت والد صاحب کی بینائی بہت کمزور تھی تو بندہ نے حضور کے کمرے میں داخل کرتے وقت اپنے والد صاحب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اسی حالت میں میں نے حضرت والد صاحب کو حضور کے کمرے میں داخل کیا حضور نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ راستہ میں جوتیاں پڑی ہوئی ہیں اپنے والد صاحب کو احتیاط سے لائیں۔بندہ نے اس کی تعمیل کی اور حضور کے قرب میں والد صاحب کو بٹھا دیا۔حضور کی خاموشی سے والد صاحب نے سمجھا کہ حضور نے انہیں پہچانا نہیں اور اس کا اظہار بھی کر دیا۔حضور نے فرمایا میں نے آپ کو پہچان لیا ہے آپ کے بیٹے کے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ تھا۔میں نے اسے راستہ کی جوتیوں سے بچا کر لانے کی ہدایت بھی کی اس پر والد صاحب بہت خوش ہو گئے اور پھر دوسری باتیں ہونے لگیں۔رفقاء کرام سے احترام و محبت کا

سلوک حضور کے خاص اوصاف میں تھا۔

12۔حضور کی قوت حافظہ:

1938ء میں بی۔اے پاس کرنے کے بعد خاکسار نے پولیس میں بھی ملازمت کے لئے کوشش کی اور سیالکوٹ سے حضور کو دعا کی درخواست بھجوائی۔پولیس کی طرف سے اس لئے رخ کیا کہ تعلیم کے دوران ایک مرتبہ پولیس ہاکی ٹیم کے ساتھ ہمارے کالج اور مرے کالج سیالکوٹ کی ہاکی ٹیم کا میچ ہوا جس کو پولیس کا آئی جی جو انگریز تھا دیکھ رہا تھا میچ کے بعد اس نے ہماری ٹیم کے تین کھلاڑیوں کو ڈائریکٹ اے ایس آئی بھرتی کرنے کی پیشکش کی جن میں خاکسار بھی تھا۔ہمارے والدین نے پڑھائی چھوڑ کر ملازمت کرنے کو پسند نہ فرمایا اور اس طرح اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔حضور کی خدمت میں دعا کی جو عرض کی گئی اس کے دو تین ماہ بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی پولیس والی ملازمت کا کیا بنا مجھے سخت شرمندگی ہوئی کہ حضور کو نتیجہ سے باخبر نہ رکھا گیا کہ اس میں مجھے کامیابی نہ ہو سکی۔شرمندگی کے ساتھ حیرت بھی ہوئی کہ اس عرصہ میں حضور کو ہزاروں خطوط ملے ہوں گے اور جلسہ سالانہ پر حضور ہزاروں لوگوں سے ملاقات فرما رہے ہیں تاہم حضور کو ایک غیر معروف طالب علم کی درخواست بخوبی یاد ہے۔

13۔ وقف میں آنے سے پہلے خاکسار ملٹری اکاؤنٹس کے محکمہ میں ایبٹ آباد میں متعین تھا۔1950ء کی بات ہے ربوہ میں آبادی کا سلسلہ جاری تھا اس وقت ایبٹ آباد کے صدر جماعت مکرم مولوی عبدالسبوح تھے۔ہم دونوں نے حضور کے قیام کے لئے ایک بنگلے کا انتظام کر لیا۔مشاورت کے موقعہ پر ہم دونوں نے مل کر عرض کیا کہ حضور گرمیاں گزارنے کے لئے ایبٹ آباد تشریف لے آئیں۔ایک بنگلے کا انتظام کر لیا گیا ہے حضور نے یکدم فرمایا میں ربوہ سے کیسے باہر جا سکتا ہوں تعمیر کا کام ہو رہا ہے میں باہر جاؤنگا تو تعمیر کا کام رک جائیگا۔

اللہ اللہ جماعت کے استحکام کی خاطر آپ ربوہ ایسی بے آب و گیاہ بستی میں ہی رہائش پذیر رہے۔1950ء میں ربوہ میں موسم گرما کی شدت اور سہولتوں کے فقدان کا قیاس کر کے ہم حضور کا جواب سن کر حیران ہو گئے۔یہاں نہ سبزہ ہے نہ بجلی ہے نہ میٹھا پانی مگر حضور محض جماعت کے استحکام کے لئے یہ سب ناقابل برداشت تکالیف رضا کارانہ طور پر برداشت فرما رہے ہیں۔چنانچہ آپ نے کم وبیش چار سال ایسے ہی تکلیف دہ ماحول میں دن گزارے۔استحکام جماعت کے لئے حضور کی یہ عظیم الشان قربانی حیران کن قربانی کا نمونہ تھا۔

14۔ 1951ء وقف زندگی کی منظوری سے پہلے اور بعد حضور نے چند انٹرویوز فرمائے ان میں جو قیمتی ہدایات صادر فرمائیں اختصاراً پیش کی جاتی ہیں۔

فرمایا:۔ اپنے کام کے متعلق اس طرح فکر مند رہنا چاہیے جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے متعلق فکر مند رہتی ہے۔

فرمایا:۔ جماعت میں زیادہ سے زیادہ اچھے تعلقات قائم کرنے چاہیں اس طرح نیک ماحول میں جماعتی ذمہ داریاں بہتر رنگ میں ادا ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ ربوہ میں آنے والے مہمانوں سے ملتے رہنا چاہیے حتی کہ کبھی کبھی دارالضیافت میں جاکر بھی ان سے ملنا چاہیے۔

خاکسار نے ان قیمتی اور پرحکمت ہدایات پرحتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ناچیز کو ان قیمتی نصائح پر آئندہ بھی کماحقہ عمل کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

15۔اولاد میں برکت:

مذکورہ انٹرویوز سے پہلے انٹرویو میں حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے بچے کتنے ہیں عرض کیا گیا کہ ابھی ایک بیٹا ہے فرمانے لگے کیوں ابھی تک ایک بیٹا؟ دراصل حضور سے قرب رکھنے والے خاندانوں کے حالات کا تفصیلی علم بھی حضور کو ہوتا ہے حضور کے علم میں ہوگا کہ میری شادی پر چھ سال گزر گئے ہیں ایک بچہ کافی ہے عرض کیا گیا کہ ایک بچہ مردہ پیدا ہوا تھا اس لئے ابھی زندہ ایک ہی ہے۔ اولاد کی طرف حضور کی توجہ بڑی بابرکت ثابت ہوئی بفضل خدا اس کے بعد سات بچے پیدا ہوئے جن میں سے پانچ بقید حیات ہیں۔ کل چھ بقید حیات ہیں تین بیٹے تین بیٹیاں۔ الحمدللہ ان میں سب سے بڑا بچہ ظفر احمد سرور مربی سلسلہ کچھ عرصہ سے امریکہ میں خدمات بجالا رہا ہے۔

حضور کے علم میں تھا کہ میں ملازمت چھوڑ کر آیا تھا اس لئے فرمایا کہ آپ کو معمولی گزارہ ملے گا۔ میرے منہ سے اللہ تعالیٰ نے کہلوایا کہ حضور اگر فاقہ بھی کرنا پڑا تو انشاءاللہ بخوشی کرونگا۔ مگر الحمدللہ وقف کے الاؤنس میں بڑی برکتیں دیکھی گئیں کبھی فاقہ کی نوبت نہیں آئی۔

(بقیہ از صفحہ 18) قبولیت کی کا شرف پائیں تو نورالدین بن جائیں، عظمت وہمت کا پیکر بنیں تو بشیرالدین کہلائیں۔ خدا پیار کے حسین انداز سکھائے تو ناصر احمد بن جائیں اور جو دعوت الی اللہ کے عظیم گر آزمائے تو طاہر احمد بن جائے۔ اور محاسبہ نفس اور تربیت کے قرینے بتائے تو مسرور احمد کہلائے۔ جو اللہ کے بزرگ ہوں تو انصاراللہ کہلائیں، جوانی کی لذتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بھی خدام بن کر زندگی گزاریں اور جو علم کا میدان فتح کریں تو ڈاکٹر عبدالسلام بنیں، معرفت میں کمال حاصل کریں تو ظفراللہ خان بن جائیں جو قربانیوں کی عظیم الشان داستان رقم کریں تو شہزادہ عبداللطیف ثابت ہوں۔ جو پابند سلاسل ہوں تو اسیرانِ راہِ مولا کا لقب پائیں اور جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو حکومتوں کو بھی تہہ وبالا کردیں اور جو آہ وبکا کریں تو عرش کے کنارے ہلا کے رکھ دیں۔

خلافت درحقیقت اک نظام آسمانی ہے

(کلام: مکرم سید ادریس احمد عاجز صاحب عظیم آبادی)

خلافت اس خدائے عزوجل کی ایک نعمت ہے　　فلک سے تا زمیں جس کی ہر اک شے پر حکومت ہے

خلافت مومنوں سے وعدۂ یزدانِ عالی ہے　　ہے یہ تقدیر ربانی، نہیں نقش خیالی ہے

خلافت درحقیقت اک نظام آسمانی ہے　　نگہباں ہے وہی اس کا جو ذاتِ جاودانی ہے

خلافت سے خدائے عرش کی حاصل رضامندی　　اسی سے بوستانِ حق کی تزئین و چمن بندی

خلافت ہی سے قائم باغ احمدؑ میں ہے رعنائی　　خلافت ہی سے ملتی ہے جماعت کو توانائی

خلافت سے جبینِ دین پر ظاہر وہ تابانی　　کہ جس سے منعکس ہیں دہر میں انوارِ ربانی

خلافت باعثِ تمکین دیں از روئے قرآں ہے　　اسی سے دین حق کی سطوت وشوکت نمایاں ہے

خلافت نے رکھا ہے باندھ کر ملت کا شیرازہ　　اسی سے دوڑتا ہے جسم ملت میں لہو تازہ

خلافت کی صداقت پر سرِ تسلیم خم اپنا　　مئے عشقِ محمدؐ کا ہی ہے جام جم اپنا

خلافت شمعِ حق ہے اور ہم ہیں اس کے پروانے　　بھلا اس راز کو سمجھیں گے کیا دنیا کے فرزانے

ہزاروں آندھیوں نے زور باندھا، زلزلے آئے　　بڑھے اس کو بجھانے حزبِ باطل کے گھنے سائے

فروزاں یہ رہی پیہم بغایت شانِ زیبائی　　ملی ہر اک قدم پر دشمنانِ دیں کی پسپائی

خلافت کی اطاعت ہی میں مضمر کامرانی ہے　　یہی وجہ سرور و انبساط و شادمانی ہے

سلام اس پر کہ جو ہے جلوہ گر تختِ خلافت پر　　قدم مضبوط ہے جس کا محمدؐ کی اطاعت پر

ہے عاجز پر نگاہِ لطف کی یہ کارفرمائی　　زباں تھی گنگ اس کی، مل گئی اب تاب گویائی

ہمی ہم ہیں جام و سبو کی طرف

(کلام: مکرم چوہدری محمد علی صاحب)

ہماری طرف نہ عدو کی طرف
زمانہ ہے اک خوبرو کی طرف
تُو ان ابروؤں کے اشارے کو دیکھ
نہ تک عزّت و آبرو کی طرف
خدا جانے کیوں عہدِ الزام میں
ہمی ہم ہیں جام و سبو کی طرف
یہ سب رنگ و بو عارضی چیز ہے
نہ جانا کبھی رنگ و بو کی طرف
تعجب سے دیکھا کبھی آپ کو
کبھی آپ کی گفتگو کی طرف
نہیں فرق عشق و ہوس میں کوئی
یہ پیاسی طرف ہے، وہ بھوکی طرف
زمانے کی رفتار کو روک دے
بڑھا ہاتھ جام و سبو کی طرف
وہ پھر چاند تاروں کی محفل سجی
وہ منظر گیا آبجو کی طرف

☆ ☆ ☆

اخبارِ مجالس

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆**تربیتی اجتماع ضلع ملتان**: مورخہ 24 اگست 2008ء بروز اتوار ضلع ملتان کا تربیتی اجتماع انصاراللہ بستی جمال والا کھاکھی تحصیل شجاع آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم داؤد احمد منیب صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب (قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی) مرکزی نمائندہ نے تقریر کی۔ اجتماع کے اختتام پر کھانے کا انتظام کیا گیا اس اجتماع میں درج ذیل مجالس نے شرکت کی۔ (1) ملتان شرقی (2) ملتان غربی (3) چاہ احمدیاں والا (4) کوٹھے والا (5) چک نمبر 1 گلزار (6) چک نمبر 1 ہائس (7) جمال والا کھاکھی (8) بستی لاڈ

ضلع کی سو فیصد مجالس کی حاضری رہی اور انصار کی حاضری 160 رہی۔ مکرم رانا ریاض احمد نون صاحب نے اس اجتماع کو اشعار کی صورت میں قلمبند کیا ہے۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

برکات خلافت سے جب انہیں آگاہی ہوئی — سامعین پہ موج تبسم تھی چھائی ہوئی
تربیتی امور دلچسپ انداز میں سمجھائے گئے — اسلاف کے نمونے بشکل تقریر سنائے گئے
دعائیں قبول ہوں اور پیدا ہو صدق و صفا — ریاضؔ کی خدائے رحمان کے حضور ہے یہ عجز و بکا

☆**تقریبات خلافت جوبلی ضلع قصور**: **مقامی جلسے** ضلع قصور کی 18 جماعتوں میں ضلعی انتظام کے تحت مقامی جلسہ ہائے یوم خلافت مورخہ 2 مئی تا 27 مئی منعقد کیے گئے اور اکثر جماعتوں نے حاضرین کی خدمت میں پروگرام کے اختتام پر کھانا بھی پیش کیا۔ حاضری انصار 123، خدام 214، اطفال 128، لجنہ 238، ناصرات 78، بچے 105، نومبائعین 101، مہمان 61 میزان 1048

ضلعی خلافت جوبلی جلسہ۔ مورخہ 25 مئی 2008ء بروز اتوار ضلعی انتظام کے تحت خلافت جوبلی ڈے منایا گیا جس میں مرد و زن کے الگ الگ جلسہ گاہ بنائے گئے اور پنڈال کو خلافت جوبلی کے فلیکسز سے سجایا گیا۔ اس روز صبح کے وقت خدا نے اپنی رحمت سے نوازا اور ہلکی بارش ہوئی جس سے موسم اس حد تک خوشگوار ہو گیا کہ گرمی کی حدت جاتی رہی۔ جلسہ صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا افتتاحی کلمات مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع قصور نے ادا کئے

ازاں بعد مکرم منیر احمد کریم صاحب اور مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی ضلع قصور نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور دعا بھی کروائی۔ دوپہر سوا دو بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد ادائیگی نماز حاضرین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جن کی تعداد 1009 رہی۔

☆ **جلسہ یوم خلافت ضلع قصور:** مورخہ 27 مئی 2008ء بروز منگل کا آغاز 11 جماعتوں میں باجماعت اور سات جماعتوں میں انفرادی نماز تہجد سے ہوا۔ جہاں نماز فجر کے بعد درس بر موضوع خلافت اور اجتماعی دعا بھی کروائی گئی۔ اس دن کل 18 قربانی کے جانور اور 4 صدقے کے جانور ذبح کئے گئے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی صدقہ اور خیرات کیا گیا اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

بیوت الذکر اور سنٹرز کو سجایا اور چراغاں بھی کیا گیا۔ اس دن احباب جماعت نے نئے کپڑے پہن کر اس دن کو عید کی طرح منایا۔ اس سال کی مناسبت سے دو بیوت الذکر کھرپڑ اور قصور شہر تعمیر کی گئیں نیز 27 مئی کو مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب امیر ضلع قصور نے ایک میٹنگ ہال کا سنگ بنیاد رکھا اور بیت الذکر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط ارسال کرنے کی غرض سے ایک فیکس مشین بھی لگائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی خطاب جماعتوں نے حسب حالات اجتماعی یا انفرادی سنا۔ خطاب کے اختتام پر احباب جماعت کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قصور شہر میں تمام مرد و زن کا ایک حویلی میں الگ الگ انتظام کر کے چراغاں کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب ضلع نے تاریخی عہد کو دہرایا اور دعا کے بعد کھانا تمام احباب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

سوینئرز: ماہ مئی کے آغاز میں ضلع قصور کی طرف سے متعدد سوینئرز تیار کروائے گئے جو کہ درج ذیل ہیں۔ (1) لیدر والٹ (2) ریگزین والٹ (3) خوبصورت مگ تین رنگوں میں (4) ٹیبل کلاک (5) بال پوائنٹ منجانب مجلس انصار اللہ ضلع قصور (6) ایک کیلنڈر والی بال پوائنٹ منجانب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور

☆ **قرارداد تعزیت بروفات مکرم شیخ سلیم احمد صاحب خالد:** مورخہ 19 ستمبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک ناظمین واراکین عاملہ مجلس انصار اللہ علاقہ فیصل آباد کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم شیخ سلیم احمد خالد صاحب کی

اچانک وفات پر گہرے دردوالم کے ساتھ درج ذیل قراردادِ تعزیت پیش کی گئی۔

محترم شیخ سلیم احمد خالد صاحب جو کہ ایک متحرک، فعال، اطاعت گزار اور محبت و وفا کے پیکر تھے، نے مجلس خدام الاحمدیہ میں زعیم حلقہ، قائد مجلس، قائد ضلع اور قائد علاقہ کے عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے دور کا ایک یادگار کام (خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت پر) ایک لاکھ روپے کے عطیہ جات برائے اشاعت قرآن کریم جمع کر کے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔

مرحوم مقامی مجلس انصاراللہ کے فعال رکن تھے اور زعیم اعلیٰ کے دست راست کے طور پر بہت کام کیا۔ زندگی کے آخری سال میں مجلس عاملہ علاقہ فیصل آباد میں نگران ضلع فیصل آباد، ناظم تحریک جدید اور نائب ناظم ایثار کی حیثیت میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ نیز آپ مکرم امیر صاحب ضلع کی عاملہ میں بطور نگران حلقہ خان ماڈل کالونی خدمات بجالا رہے تھے۔ میڈیکل کیمپ میں ہمیشہ خود ساتھ جاتے اور مریضوں کو ادویات دیتے۔ مرحوم مورخہ 24 اگست 2008ء بروز اتوار میڈیکل کیمپ پر گئے اور مورخہ 27 اگست 2008ء کو فالج کا حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ 14 ستمبر 2008ء بروز اتوار خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆ **پکنک و سیر منگلا ڈیم اور قلعہ روہتاس جہلم مجلس انصاراللہ ٹاؤن شپ لاہور:** مورخہ 24 اگست 2008ء بروز اتوار صبح 2 بجے بیت الکریم سے 13 انصار، 10 خدام اور سات اطفال کل 30 افراد روانہ ہوئے اور پہلا پڑاؤ جی ٹی روڈ جہلم ہوا جہاں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب امیر جماعت جہلم سے ملاقات ہوئی۔ بعد ناشتہ قلعہ روہتاس پہنچے۔ جو کہ شیر شاہ سوری کا ایک شاہکار ہے کسی وقت یہاں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر اور کئی احمدی گھرانے آباد تھے جبکہ نقل مکانی کرنے کی وجہ سے اب صرف دو تین خاندان موجود ہیں۔ بعد ازاں قافلہ منگلا ڈیم پہنچا۔ تمام احباب نے ڈیم کی سیر کے علاوہ کشتی کی سیر بھی کی۔ دو بجے قافلہ بیراج پہنچا جہاں نمازیں ادا کی گئیں۔ بعد نماز قافلہ ٹاؤن شپ واپسی کے لئے نکل پڑا۔ پکنک پر روانگی سے قبل حضور انور کی خدمت میں اور واپسی کے بعد بھی حضور انور کی خدمت میں خط بغرض دعا اور کامیابی سفر تحریر کیا گیا۔

☆ **اجلاسات بیاد جانثارانِ احمدیت مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور:** مورخہ 14 ستمبر بروز اتوار 2008ء مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور نے تین مختلف حلقہ جات میں اجلاسات بیاد جانثارانِ احمدیت منعقد کئے جن کی تفصیل درج ذیل:

(1) بیت الذکر مغلپورہ لاہور (شامل حلقہ جات: گنج شمالی، گنج جنوبی اور ساھواڑی) میں بعد نماز عصر مکرم میر عبد المجید صاحب مربی سلسلہ نے اس موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ نے دین کی خاطر مختلف ممالک میں اپنی جان نثار کرنے والے احمدی احباب نیز حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب، ڈاکٹر مظفر احمد صاحب آف امریکہ۔ اور ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب کا تذکرہ خیر کیا اور سیدنا بلال فنڈ کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں افطاری پیش کی گئی اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد افطار ڈنر پیش کیا گیا۔ حاضری انصار 35، خدام 10، اطفال 8۔ میزان 53۔

(2) بیت النور گلشن پارک لاہور میں بعد نماز عصر مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے مختلف جانثارانِ احمدیت کے واقعات سنائے اور سیدنا بلال فنڈ کا تعارف کروایا۔ جس پر انصار نے اس فنڈ میں بھرپور حصہ لیا۔ مجلس کی طرف سے پروگرام کے اختتام پر افطاری اور بعد ادائیگی نماز مغرب افطار ڈنر دیا گیا۔ حاضری انصار 38، خدام 27، اطفال 25، میزان 90۔

(3) سنٹر نا چپورہ لاہور (شامل حلقہ جات: ناصر پارک، طاہر پارک) میں بعد نماز مغرب افطار ڈنر تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا اور پھر پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد انوار الحق صاحب نے مکرم مرزا محمد شفیع صاحب آف مغلپورہ اور دیگر جانثارانِ احمدیت کا ذکر خیر کیا۔ مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ، نے اختتامی کلمات سے نوازا اور دعا کروائی۔

حاضری انصار 40، خدام 18، اطفال 10 میزان 68۔

☆ **خلافت سیمینار مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور:** مورخہ 28 ستمبر 2008ء بروز اتوار بمطابق 27 رمضان المبارک خلافت سیمینار کا آغاز بعد نماز مغرب افطار ڈنر کے بعد ہوا۔ جس میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی اور خلفاء احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔

حاضری انصار 75، خدام 10، اطفال 8 میزان 93۔

(بقیہ از صفحہ 14)

جب وہ خادم چاکلیٹس لائے تو حضور نے بچہ کو چاکلیٹ دی پھر وہاں سے روانہ ہوئے۔ گو حضرت صاحب کو کئی منٹ تک ٹھہرنا پڑا لیکن آپ نے بچہ کی دلجوئی اور پذیرائی کو ضروری سمجھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر سب ناظرین اس خوش نصیب بچہ پر رشک کرنے لگے۔

چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس   یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

☆ ☆ ☆

تقریبات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بیرون از پاکستان

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے نیشنل جلسہ یوم خلافت کا کامیاب انعقاد

☆ جنوری ۲۰۰۸ء سے جاری علاقائی جلسہ جات اور پھر ۲۷ مئی کو زونل سطح پر یوم خلافت کے جلسوں کے انعقاد کے بعد ۳۱ر مئی ۲۰۰۸ء کو نیشنل جلسہ یومِ خلافت احمدیہ..... ہائی سکول کمپالا میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں شرکت کی غرض سے دور دراز جماعتوں کے احباب ۳۰ر مئی کی شام کمپالا پہنچ گئے تھے۔ ۳۰ر مئی کو نمازِ مغرب وعشاء کے بعد حاضرین نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بر موقعہ جلسہ یومِ خلافت دوبارہ سنا۔

☆ ۳۱ر مئی ۲۰۰۸ء کو حافظ عبدالمتین صاحب نے نمازِ تہجد پڑھائی اور نمازِ فجر کے بعد مکرم Israel Lutaliga صاحب نے درسِ قرآن دیا۔ جس میں انہوں نے برکاتِ خلافت پہ روشنی ڈالی۔ نمازوں کے دوران ہلکی پھوار قبولیتِ دعا کے خاص وقت کا اشارہ کرتی رہی اور انتظامات بھی متاثر نہ ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

☆ صبح ۹:۰۰ بجے مکرم ومحترم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا نے لوائے احمدیت اور Hon. (Dr) Kasirivu Atwooki وزیر برائے لینڈ نے قومی پرچم لہرایا۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم حافظ الیاس صاحب کی تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس کے بعد مکرم رفیع احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

☆ مکرم Muhammad Ngiya صاحب نے ایک خصوصی نمائش ترتیب دی جس میں احمدیہ میڈیکل امبالے اور ہیومنٹی فرسٹ یوگنڈا نے بھی اپنی کارکردگی کو بھرپور طریقے سے پیش کیا۔

☆ بعد ازاں مکرم ومحترم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر ومشنری انچارج یوگنڈا نے افتتاحی خطاب میں فرمایا۔ جس میں آپ نے خلافت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

☆ امیر صاحب کے بعد مکرم شیخ یوسف علی کارے صاحب نے ازروئے قرآن وحدیث اور بزرگانِ سلف کے بیانات کی روشنی میں خلافت کے بارے میں پیشگوئیوں، منصبِ خلافت اور برکات پہ روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مکرم حاجی محمد علی کارے صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں برکاتِ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے سامعین کو جوشِ ایمانی سے گرمایا۔

☆ اس موقع پر صدرِ مملکت کے مشیر وانچارج RDS'S اور سابق وزیر صاحب نے تمام جماعت کو صد سالہ یومِ خلافت کی مبارکباد پیش کی۔ ایک بجے دوپہر اجلاس برائے نماز ظہر وعصر وطعام برخاست ہوا۔

☆ دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۳:۳۰ پر مکرم اعجاز احمد تیر صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں عزیزم ناصر احمد صاحب نے منظوم کلام "ہمارا خلافت پہ ایمان ہے" ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ دعائیہ روحانی پروگرام کی اہمیت اجاگر کی اور سب حاضرین جلسہ کے ساتھ مل کر با آواز بلند دعائیں دہرائیں۔

☆ اس موقع پر Hon. Sempala Naggayi Nabilah, MP Kampala نے خطاب کرتے ہوئے کہا وہ جماعت کے نظم وضبط کا مشاہدہ واشنگٹن ڈی سی میں بھی کر چکی ہیں۔ انہوں نے جماعت کی خواتین کی قیادت سے مربوط روابط کی اہمیت پر زور دیا۔

☆ بعد ازاں مکرم ومحترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں امیر صاحب نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے عائلی پہلو پہ تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس خطاب سے مہمانِ خصوصی بھی بہت متاثر ہوئیں۔

☆ پورے جلسہ کے دوران نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعرے وقفہ وقفہ سے بلند ہوتے رہے۔ نغمہ لا الہ الا اللہ کے علاوہ خدام اور لجنہ اماء اللہ نے دیگر نظمیں بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیں۔ ۴:۴۵ پر یہ جلسہ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔

☆ اس موقع پر ۹ بکرے بطور شکرانہ اور صدقہ ذبح کئے گئے اب تک پوری جماعت، انفرادی اور اجتماعی طور پر ۸۴ بکرے پیش کر چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار ابھی تک ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف ایک سو روپیہ بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔ صاحبِ قلم انصار سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ